ہمارا پنجاب

جگر جالندھری

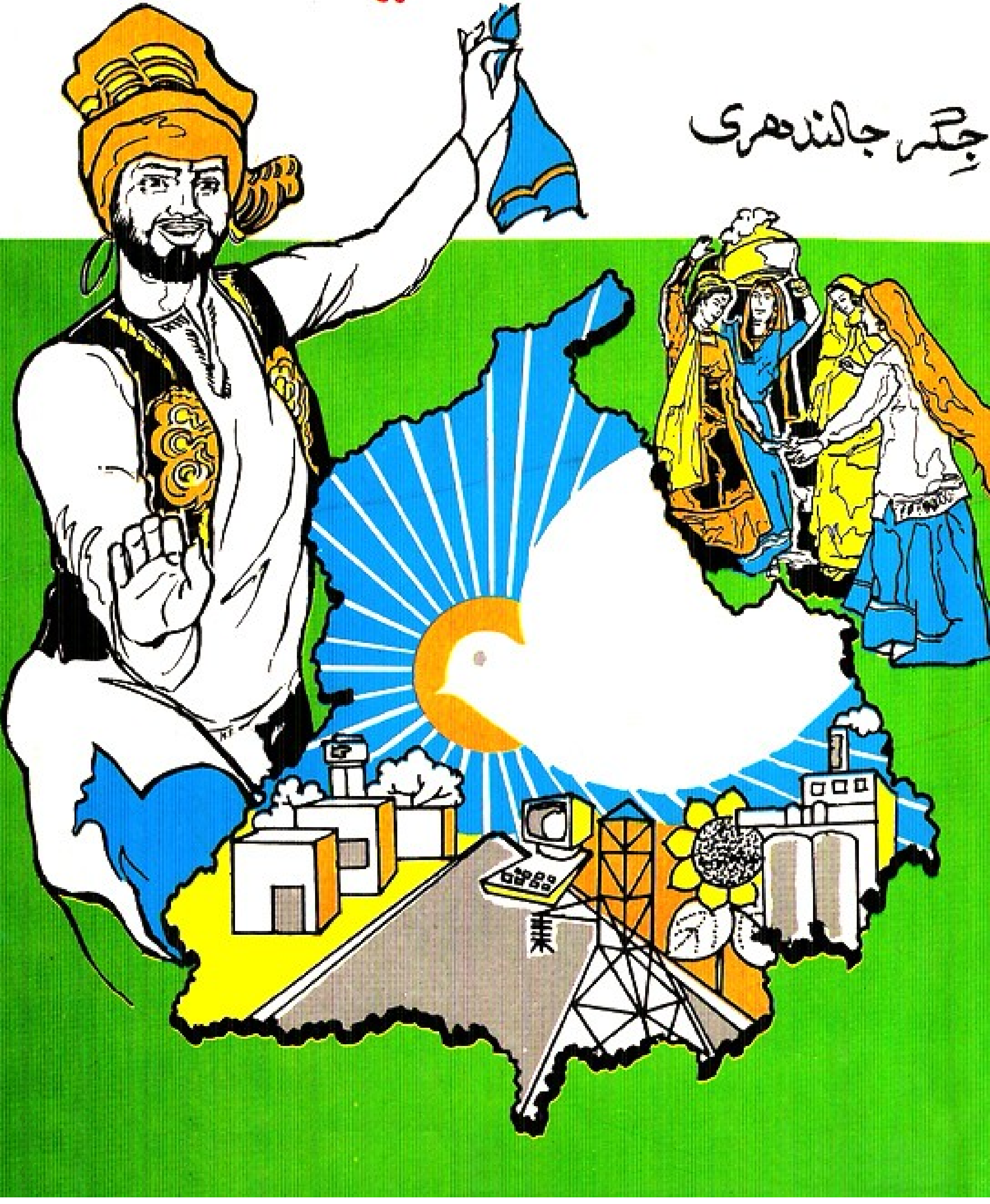

ہمارا پنجاب

○ جگر جالندھری

PUNJAB

3 YEARS

OF RESURGENCE

ہمارا پنجاب

جگر جالندھری

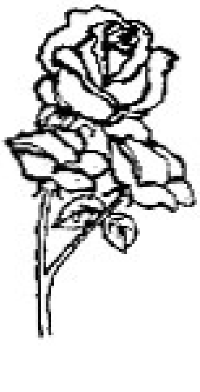

جوشؔ ملسیانی

اے شیر دِل پنجابیو

اے زِندہ دِل پنجابیو اے زِندہ دِل پنجابیو

میدان کے تم مرد ہو ہر ایک فن میں فرد ہو
طاقت تمہاری کم نہیں جرأت تمہاری کم نہیں
تم نے جدھر بھی رُخ کیا ہر مورچہ سر کر لیا
اے زِندہ دِل پنجابیو
اے زِندہ دِل پنجابیو

تم وہ کہ جن سے رُوبرُو ٹھنڈا ہو شیروں کا لہُو
تم وہ کہ جن کی زندگی تیغوں کے سائے میں رہی
تم وہ کہ جن کا حوصلہ تقدیر سے لڑتا رہا
اے زِندہ دِل پنجابیو
اے زِندہ دِل پنجابیو

ماجھے کا تم ایمان ہو   تم مالوے کی شان ہو
سرحد کے تم ہو پاسباں   بھارت کے میرِ کارواں
اپنے وطن کے لال تم   اپنے وطن کی ڈھال تم
اے زندہ دل پنجابیو
اے زندہ دل پنجابیو

باگڑ کی عزّت تم سے ہے   بانگر کی عزّت تم سے ہے
توقیر ہریانے کی تم سے ہے   تنویر ہریانے کی تم سے ہے
نغمہ تمہارے ساز کا   ہر دل پہ جادو کر گیا
اے زندہ دل پنجابیو
اے زندہ دل پنجابیو

پانی تمہاری تیغ کا   ہر دم اُبلتا ہی رہا
نکلے جہاں للکار کر   دشمن کو آئے مار کر
جوہر دکھائے جا بجا   سکّے بٹھائے جا بجا
اے زندہ دل پنجابیو
اے زندہ دل پنجابیو

○

چاروں طرف ہوتا رہا	شُہرہ تمہارے دیس کا
آفاق میں بجتے رہے	ڈنکے تمہارے نام کے
لیکن یہ ماتم کیا ہُوا	نقشہ ہے کیوں بدلا ہُوا
اَے زِندہ دِل پنجابیو
اَے زِندہ دِل پنجابیو

○

آپس میں تم لڑتے ہو کیوں	اِس پھیر میں پڑتے ہو کیوں
کیوں مِل کے تم رہتے نہیں	اَپنوں کے دُکھ سہتے نہیں
نا اِتفاقی چھوڑ دو	رِشتے دُوئی کے توڑ دو
اَے زِندہ دِل پنجابیو
اے زِندہ دِل پنجابیو

○

جگر جالندھری

نام : دھرم پال مرواہا

قلمی نام : جگر جالندھری

تلمیذ : قبلہ جوش ملسیانی

جناب ساحر سیالکوٹی

باپ کا نام : شری دیس راج مرواہا

جائے ولادت : سارنگدیو۔ تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر (پنجاب)

تاریخ ولادت : ۱۸ ر جنوری ۱۹۳۵ء تعلیم : بی ۔ اے ایل ایل ۔ بی ۔ ادیب فاضل

پیشہ : ڈپٹی سیکرٹری پنجاب راج بجلی بورڈ (ریٹائرڈ) خدمتِ ادب

انعامات : ۱۔ یو۔ پی ۔ اُردو اکادمی ایوارڈ ۱۹۸۰ء

۲۔ بھاشا وبھاگ پنجاب کی جانب سے "لختِ جگر" پر بہترین شعری تخلیق ایوارڈ ۱۹۸۱ء

۳۔ یو۔ پی ۔ اُردو اکادمی ایوارڈ ۱۹۸۵ء

۴۔ آل انڈیا میر اکادمی ایوارڈ ۱۹۸۵ء

۵۔ ساحر لدھیانوی ایوارڈ ۱۹۸۶ء

۶۔ پنجاب سرکار کا شرومنی ساہتیہ کار (اُردو) ایوارڈ ۱۹۹۰ء

۷۔ پنجاب سرکار کا پرمان پتر ۱۹۹۱ء

تصانیف : سوزِ جگر ۔ لختِ جگر ۔ خونِ جگر ۔ اندازِ جگر (دیوناگری) اندازِ جگر (گورمکھی لپی) دردِ جگر ۔ گل و خار (دیوناگری)

مستقل پتہ : ۶۲۷ ، مرواہا کاٹیج ۔ گلی نمبر ۶ گوربخش کالونی ۔ پٹیالہ ۔ ۱۴۷۰۰۱

نیا پنجاب

تُو دِکھاتا ہے مُجھے تصویر کِس پنجاب کی
اَے مصوّر! یہ نہیں تصویر اِس پنجاب کی

گولیوں کی جِس جگہ آٹھوں پہر برسات تھی
نام کو دِن تھا جہاں لیکن اندھیری رات تھی
زندگانی بے مزہ، بے قدر، بے اَوقات تھی
آدمی کے واسطے بس اِک خُدا کی ذات تھی

مَیں سمجھتا ہُوں یہ ہے تصویر کِس پنجاب کی
تُو دِکھاتا ہے مُجھے تصویر کِس پنجاب کی
اَے مصوّر! یہ نہیں تصویر اِس پنجاب کی

ہر طرف جو غم کے بادل تھے وُہ چھٹ جانے لگے
اَمن و راحت کے سِتارے جلوہ فرمانے لگے
پھر فضاؤں میں پرندے نغمے برسانے لگے
پھر خُوشی سے پھُول ہر ڈالی پہ لہرانے لگے

اَب حقیقت میں ہے یہ تصویر اِس پنجاب کی
تُو دِکھاتا ہے مُجھے تصویر کِس پنجاب کی
اَے مصوّر! یہ نہیں تصویر اِس پنجاب کی

قتل و غارت کا بھڑکتا تھا جو شعلہ سرد ہے
دل کے آئینے پہ وحشت کی کہاں اب گرد ہے
درد سینے میں ہے لیکن پیار کا وہ درد ہے
زیست کی چوسر پہ بے خوف و خطر ہر نرد ہے
آ دکھاؤں میں تجھے تصویر اِس پنجاب کی
تو دکھاتا ہے مجھے تصویر کس پنجاب کی
اے مصوّر! یہ نہیں تصویر اِس پنجاب کی

جھومتی پھرتی ہیں مٹیاروں کی دلکش ٹولیاں
آنگن آنگن گونجتی ہیں پیاری پیاری بولیاں
پھر خوشی سے اُٹھ رہی ہیں دلہنوں کی ڈولیاں
پھر سے لہرانے لگی ہیں اُن کی رنگیں چولیاں
قابلِ دیدار ہے تصویر اِس پنجاب کی
تو دکھاتا ہے مجھے تصویر کس پنجاب کی
اے مصوّر! یہ نہیں تصویر اِس پنجاب کی

غزل

وقتِ رُخصت ایک آہِ سرد بھر کر رہ گیا
یُوں کہانی زِندگی کی کہنے والا کہہ گیا

تُو بڑے آرام سے پانی کی بُوندیں کہہ گیا
مجھ سے پُوچھ اِن آنسوؤں میں میرا کیا کُچھ بہہ گیا

آپ کی تعریف میں جس وقت سب کُچھ کہہ گیا
مجھ سے دِل کہنے لگا "باقی بہت کُچھ رہ گیا"

اَب مجھے دِل کے دھڑکنے کی صدا آتی نہیں
دھیرے دھیرے آنسوؤں کے ساتھ شاید بہہ گیا

سوچتا ہُوں پھُول کی پتّی سے بھی نازُک یہ دِل
پتھّروں کی بارِشوں میں کیسے زِندہ رہ گیا

کر دیا بے اِختیار اُن کی توجّہ نے مجھے
جو نہ کہنا چاہیئے تھا وُہ بھی اُن سے کہہ گیا

اَے جِگر! طے کِس طرح ہو زندگانی کا سَفر
دیکھ کانٹے کو نِکالا۔ ایک کا نشتر رہ گیا